سلسلہ خطبات جمعہ　　شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

فکرِ آخرت

جوانی کی عادتیں:

بڑھاپے کا انتظار کر کے جوانی کو فسق و فجور اور معصیت الٰہی میں گزارنے والوں کو یہ بات بھی ملحوظ خاطر رکھنی چاہیے کہ جو عادت عہد طفولیت و شباب میں راسخ ہو جائے وہ پتھر کی لکیر کی مانند بن کر عہد شیخوخت میں زائل ہونے کا نام تک نہیں لیتی۔ بزرگوں کے قول کے مطابق پہاڑ اپنی جگہ کو تبدیل کر سکتا ہے۔ مگر زمانہ عروج کا اپنایا ہوا خوئے بد ترک کرنا محال ہو جاتا ہے۔ اس زوال پذیر معاشرہ کی سینکڑوں مثالیں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں، اگر بچپن ہی سے اپنے بچے کی اصلاح واحوال اور اعمال کی طرف توجہ نہ دی جائے تو وہی نوخیز جان اپنے کنبے و محلّہ کے لئے نہیں بلکہ پورے معاشرے کے لئے بدنامی و تباہی کا باعث بن جاتا ہے۔ کتنے ہی بچے ابتداء سے معمولی نشے کے عادی بن کر جوانی میں ہیروئن واس سے مہلک منشیات کے ایسے رسیا بن جاتے ہیں کہ بڑھاپے میں اگر جان چھڑانا چاہتے بھی ہیں تو یہ عادت چھوٹنے کا نام ہی نہیں لیتی۔

یہی صورت ایک ایسے جوان کی ہے کہ اگر وہ بچپن اور دور شباب میں اپنی عمرِ عزیز کے قیمتی حصہ کو احکام الٰہی کا تابع بنا کر اللہ کی راہ میں وقف کر دے تو عمر کے آخری حصہ میں بھی عبادات و اعمال طیبہ اس کے لئے روحانی غذا کا کام دیں گے۔ اسلامی شعائر و احکام اپنانا اس کے لئے نہ صرف آسان بلکہ اس میں بے پناہ لذت محسوس کرے گا۔ اور اسی باعمل و باکردار جوان کے بارے میں محسن انسانیت ﷺ نے قیامت کے طویل ترین اور ہیبت ناک دن خالق کائنات کے عرش کے زیر سایہ جلوہ افروز ہونے کی خوشخبری سنادی ہے۔

ورجل قلبه معلق بالمسجد اذا خرج منه حتى يعود اليه.

ترجمہ: وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے جب مسجد سے باہر نکلے جب تک واپس نہ آئے۔

دنیا کے تمام مذاہب کے تقلید کرنے والوں نے اپنے اپنے مذہب کے عقائد و رسوم کے مطابق عبادت کرنے کے لئے اپنے مخصوص انداز میں عبادت گاہیں مخصوص کی ہوئی ہیں جن کو مختلف ناموں سے یاد اور علامات سے پہچانا جاتا ہے اور ہر مذہب کے پیروکار کا اپنی عبادت گاہ سے ایک خاص تعلق و لگاؤ ہوتا ہے۔ مذاہب عالم کے مقابلہ میں اسلام ایک ایسا

ہمہ گیر و عالمگیر ملت ہے جس نے منتشر انسان کو اتحاد کی ایک ایسی لڑی میں پرونے پر زور دیا کہ اسلام کے رشتہ کی بناء پر ایک دوسرے سے متنفر اور ٹوٹے ہوئے انسان آپس میں مل گئے۔

عبادات میں ربط و تعلق اور شان اجتماعیت:

اسلام جوڑنے کے لئے آیا۔ جاہلیت و عصبیت کی باہمی کدورتوں اور نفرتوں کے مقابلہ میں باہمی اجتماع' مکمل یکجہتی و اتحاد سے کر کے اسلام نے تمام عداوتوں کو محبت والفت سے بدلا۔ اور اسی نعمتِ الفت ومودت کی طرف حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ۔ واعتصموا بحبل الله جمعیاً ولا تفرقوا واذكروا نعمة الله عليكم اذ كنتم اعدأ فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا (الآية)

اسی وجہ سے اسلام کی تمام عبادات میں بھی ربط و تعلق اور اجتماعیت کی شان موجود ہے نماز روزہ حج زکوٰۃ ہر عبادت میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ہر جگہ انسانوں کا ایک دوسرے کی خبر گیری' ہمدردی اور مواسات کا رخ نمایاں ہے۔ سب سے اہم عبادت جو کہ اسلام اور کفر کے درمیان تمیز کرنے کا ذریعہ گردانا گیا' مومن و کافر میں فرق یہ ہے کہ مومن نماز پڑھتا ہے اور کافر نماز کا منکر اور تارک ہے۔ جس کا حکم مرد و زن' مالدار و غریب' عربی و عجمی' کالے و سفید حتی کہ توانا و کمزور سب کو ایک ہی طرح شامل ہے۔

نماز باجماعت کی تاکید:

اور اس میں جماعت کی بھی بڑی تاکید کر کے جماعت سے پڑھنے والوں کے لئے مراتب واجور کا ذکر بھی مستند احادیث میں بیان کیا جا چکا ہے۔ اور بلا عذر جماعت سے نماز نہ پڑھنے والوں کے لئے مختلف وعیدات اور سزاؤں کے ذکر کے ساتھ ساتھ ان کے مکانات تک جلانے کی خواہش کا اظہار بھی کیا گیا۔

چونکہ انس وجن کی تخلیق کا مقصد ہی عبادت ہے جیسے کہ ارشاد ربانی ہے:

وما خلقت الجن والانس الاليعبدون۔

مساجد احب البلاد الی اللہ ہیں:

عبادت کے لئے عبادت گاہ کی پہلے سے ضرورت تھی اللہ نے جن وانس پیدا کرنے سے پہلے ہی ان کے لئے عبادت گاہ کا انتخاب فرمایا۔ اللہ کی نظر رحمت اور توجہ زمین کی پیدائش سے پہلے اس مبارک ومقدس خطہ پر ہوتی جو کہ بیت اللہ یعنی خانہ کعبہ کے نام سے تمام مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن کی حیثیت سے تا روز قیامت قائم و دائم رہے گا۔ ویسے تو سارے ارض وسماء وتمام کائنات اللہ کی ملکیت ہیں۔ مگر اللہ کی تجلیات کا جو خاص نزول مساجد پر لگا تار ہوتا رہتا ہے اسی شرف وعظمت کی بناء پر خالق کائنات نے ان عبادت گاہوں کی نسبت اپنی طرف کر کے ان کے تقدس میں اور

بھی اضافہ فرمایا دیا اور اسی وجہ سے حضور اکرمؐ نے مساجد کو احب البلاد الی اللہ کے نام سے یاد فرمایا۔

عن ابی هريرة عن النبی صلعم قال احب البلاد الی الله مساجد هار ابعض البلاد الی الله اسواقها ۔(رواة مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا دنیا کے تمام مقامات میں سب سے زیادہ ناپسند مقامات بازار ہیں۔

مسجدیں خدا کا گھر اور اسلام کے ایک نہایت عظیم المرتبت فریضہ کی ادائیگی کا مرکز ہیں' نماز پڑھنے کو تو آدمی جہاں چاہے نماز پڑھ سکتا ہے۔ارشاد نبویؐ۔ جعلت لی الارض مسجد او طهورا۔ کے مطابق تمام روئے زمین اس امت کے لئے سجدا گاہ ہے مگر جو خوبی واجر وثواب اور مصلحتیں مسجد کے اندر نماز باجماعت پڑھنے میں ہیں وہ کہیں اور نہیں یہی وجہ ہے کہ مساجد تعمیر کرنے والوں اور مساجد میں نماز باجماعت میں شرکت کرنے والوں کے لئے اللہ اور اس کے آخری نبیؐ نے بے شمار اجر وثواب کا ذکر فرمایا ہے۔ارشاد فرماتے ہیں۔

عن ابن عمرو قال قال رسول الله ﷺ من راح الی مسجد الجماعة فخطوه تمحو اسيئة و خطوة تكتب له حسنة ذاهبا و راجعا۔(راوه احمد۔ والطبرانی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص کسی ایسی مسجد کی طرف جائے جس میں نماز باجماعت ہوتی ہو تو اس کا ایک قدم برائیوں کو مٹاتا رہتا ہے اور دوسرا قدم نیکیاں لکھتا رہتا ہے۔ جاتے ہوئے بھی اور لوٹتے ہوئے بھی۔

نماز کا عمل جب آدمی مسجد میں داخل ہو جائے تب شروع ہوگا۔لیکن اس مخصوص عمل کے شروع کرنے سے پہلے اپنے دنیاوی کام ومصروفیات کو چھوڑ کر وضوء کرنا' مسجد کی طرف چلنا یہ سب کچھ چونکہ نماز ہی کی وجہ سے ہے اس لئے یہ سب نماز ہی میں شمار ہوگا جیسے ایک مجاہد نے جہاد کی غرض سے گھوڑا پالا ہے۔اس گھوڑے کی نگرانی' اس کو چارہ و پانی دینا۔اس کی مالش کرنا حتیٰ کہ اس کا گوبر صاف کرنا بھی اس گھوڑے کے پالنے والے کے لئے اجر وثواب کے میزان میں محسوب ہوگا۔پھر ممکن ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ نماز کے عمل سے فراغت کے بعد مسجد سے واپس گھر آنے میں تو نماز کے ارادہ بھی نہیں اس لئے گھر لوٹنے میں جو وقت لگا وہ کسی کام میں نہ آیا۔تو اس کے متعلق بھی فرمایا دیا کہ گھر سے چلنے کے بعد سے لوٹنے تک پورا وقت چونکہ نماز ہی کے حساب میں ہے اس لئے جانا و واپس آنا دونوں ایک ہی حکم میں ہیں۔ .... (جاری ہے)